’خالی‘ نام سے مہینہ

’اپنے‘ کلنڈر کا یہ مہینہ جس میں آپ کے ذوق کے ہاتھوں میں شعاع عمل کا تازہ شمارہ ہے‘ اسے اپنی زبان نے ’خالی‘ کا نام دیا ہے۔ یہاں ظریف لکھنوی کی ہزل کا ایک شعر یاد آرہا ہے ؎

قبر کے اوپر مسہری خالی خولی نام کی
بھائیو مردے سے ایسی دل لگی کس کام کی

لیکن یہاں کسی سے کوئی دل لگی نہیں لگتی ہے، نہ ہی جس ’ادارہ‘ نے یہ نام چلایا ہے وہ کوئی ہزل کہتا ہے۔ وہ تو سرے سے شاعری ہی نہیں کرتا۔ (ساری شاعری اس کے نام پر ہوجائے تو اس کے نام پر کچھ بٹہ آنے کا نہیں۔) وہ تو واقعی زندگی تصنیف کرتا ہے، نظم کرتا ہے۔ (ویسے اس کی بات چاہے جتنی تُک کی ہو، نثر یعنی ’بے تک بنڈ‘ یا بکھری ہی کہلاتی ہے، تک بندی شاعروں متشاعروں کے کھاتے میں جاتی ہے۔) آپ تو سمجھ گئے ہوں گے، یہ ادارہ آپ اور آپ ہیں۔ (’ہم آپ‘ نہیں کہا، ہم اپنے کو آپ سے الگ کب سمجھتے ہیں۔) یہ آپ اور آپ ہی مل کر سماج بناتے ہیں، سماج چلاتے ہیں، تہذیب، کلچر سجاتے ہیں، تمدن (Civilization) سنوارتے ہیں، سب جانے انجانے میں چپ کے چپ کے دھیرے دھیرے کرجاتے ہیں اور بڑی چابکدستی کے ساتھ کہ کسی کو پتہ نہیں چلتا کب کیا کیوں اور کیسے ہوگیا؟ (یہ بعد والے تحقیق کے نام پر سر دھنتے ہیں لیکن بات قیاس سے آگے نہیں بڑھ پاتی۔)

واقعی آپ اور آپ کا اقتدار مستحکم رہا ہے۔ آج، سیاست میں تو خیر سے آپ کو آئینی حق حاصل ہے۔ (چاہے وہ بس تحریری حد سے آگے نہ بڑھتا ہو۔) آپ پر زیادہ تر زیادتی اسی حق کی دہائی دے کر کی جاتی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی (سب سے زیادہ سَروں والی، بڑے سُروالی) ’جمہوریت‘ کا مزہ تو آپ چکھ ہی رہے ہیں۔ اس کے بارے میں ہم کیا کہیں ؎

ہم کہیں گے تو شکایت ہوگی

بات تو اس اصل ادارہ کی چل رہی ہے جو اصل میں سماج پر راج کرتا ہے اور بس اپنی اپنی چلاتا ہے۔ اسی ادارہ نے ایک قاعدہ کے مہینہ (ذیقعدہ) کو (شاید خالی خولی میں) ’خالی‘ کا نام دے دیا ہے۔ یوں بھی ہر ’اپنی‘ چیز

کا نام رکھنے کا اپنا حق تو ہے ہی۔ (دوسروں اور دوسروں کی چیزوں کے نام رکھنا اپنی تہذیب نہیں۔ یہ اپنا کلنڈر ہے، اپنا مہینہ ہے۔ جب 'اپنا' ہے تو آپ اور آپ جو نام دیں، کسی کے باپ (یا پاپائے اعظم) کا کیا جاتا ہے۔ کسی قیصر (Julius Caesar) یا آگسٹس (Augustus) کی طرح مہینہ کا نام بدل کر کسی ایک کے نام پر (جولائی اور اگست) تو نہیں کیا کرتے۔ اُس کلنڈر میں کبھی 'آپ اور آپ' کی نہیں چلتی۔ یہ اور بات ہے کہ اِس کلنڈر کو آپ اور آپ اپنا کہتے ہیں، امید ہے اپنا سمجھتے بھی ہیں، لیکن اپنانے میں کچھ تکلف کرتے ہیں۔ ویسے وقتی ضرورت کے تحت پوری طرح اپنا بھی لیتے ہیں اور اسی کی رو میں چلتے بھی ہیں کہ دنیا سمجھ لیتی ہے کہ آپ اور آپ کا اپنا کلنڈر بھی ہے۔

دیکھئے! بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ 'اپنے' مہینے 'خالی' کی بات تھی، اس کا یہ نام خالی خولی میں ہی پڑا ہوگا۔ یہ مہینہ (خالی کہاں) ایک بڑی ہی بنیادی زمینی حقیقت کو لئے ہوئے ہے۔ کہتے ہیں ۲۵/ذیقعدہ دحوی الارض کا دن ہے۔ دحوی کے معنی لڑھکانا اور بچھانا ہوتے ہیں۔ جب تک جن کو زمین کی حرکت اور گردش سمجھ میں نہ آئی وہ اس کا ترجمہ 'بچھانا' ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ ویسے زمین کا چلنا مسلمان بہت پہلے سمجھ چکے تھے۔ (یہی نہیں زمین کو 'مرکزی حیثیت' سے نکال بھی چکے تھے) پھر بھی پتہ نہیں کس لاعلمی، جہالت یا تجاہل عارفانہ کی چھاپ تھی کہ ابھی تک مسلمان بھی 'دحوی' کا ترجمہ بچھانا کرتے ہیں اور لڑھکانے کی بات کو زمین میں ہی دفن کر دیتے ہیں۔ ویسے ۲۵/ذیقعدہ والے دحوی الارض کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ کرۂ زمین کی تخلیق اور ابتدائے حرکت کو 'لڑھکانے' اور اس کی سطح کو جمانے (Crustation) کو 'بچھانے' سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس تاریخ کے علاوہ بھی اس ماہ میں خلقت، خلق بلکہ خاندان لولاک (یعنی مرکز تخلیق وتکوین) سے جڑی اور بھی تاریخیں ہیں۔ ان سے ہمارے باخبر ناظرین بخوبی واقف ہیں۔ ہماری ماہانہ اشاعت میں ان کا خاص لحاظ کیا جاتا ہے۔

(م۔ر۔عابد)